بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چودہ (۱۴) ستارے

(معہ اضافہ)

یعنی

حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام کے حالاتِ زندگی

مؤلفہ

تاج المتکلمین نجم العلماء عظیمین مورخ یگانہ فخر العلماء حضرت حجۃ الاسلام الحاج مولانا مولوی السید نجم الحسن کراروی قبلہ مدظلہ

مجتہد اعلیٰ، پاکستان مجلس علماء، ممبر کمیٹی مرکزی حکومت پاکستان

ناشران

امامیہ کتب خانہ

مغل حویلی اندرون موچی دروازہ

لاہور

شبِ عاشور

نویں کا دن گذرا، عاشور کی رات آئی۔ التوائے جنگ کے بعد امام حسینؑ کو جس چیز کی زیادہ فکر تھی وہ یہ تھی کہ اپنے اصحاب کو موت سے بچالیں، آپ نے رات کے وقت اپنے اصحاب اور اعزا کو جمع کر کے فرمایا۔ اس میں شک نہیں کہ تم سے بہتر اعزا اور اصحاب کسی کو نصیب نہیں ہوئے لیکن دیکھو چونکہ یہ صرف مجھ ہی کو قتل کرنا چاہتے ہیں۔ اس لیے میں تمھاری گردنوں سے طوق بیعت اتارے لیتا ہوں، تم رات کی تاریکی میں اپنی جان بچاکر نکل جاؤ۔ یہ سُننا تھا کہ حضرتِ عباس، فرزندانِ مسلم بن عقیل، مسلم ابن عوسجہ، زہیر ابن قین، سعد ابن عبداللہ یکے بعد دیگرے کھڑے ہو گئے، اور عرض کرنے لگے، مولا، آپنے یہ کیا فرمایا۔ ارے لعنت ہے اس زندگی پر جو آپ کے بعد باقی رہے۔ (ابن الوردی جلد ا صـ۱۷۳ ارشاد صـ۲۹۷ ومعہ ساکبہ صـ۳۲۴ جلا العیون صـ۱۹۹ انسانیت موت کے دروازے پر صـ۲۰۷) خطبہ کے بعد آپ نے حضرت عباس کو پانی لانے کا حکم دیا۔ آپ ۳۰ سواروں اور بیس پیادوں سمیت نہر پر تشریف لے گئے اور بڑی دیر جنگ کرنے کے باوجود پانی نہ لا سکے (تذکرہ خواص الامۃ صـ۱۴۱) اس کے بعد امام حسین موقع جنگ دیکھنے کے لیے میدان کی طرف تشریف لے گئے واپسی میں خیمہ جنابِ زینب میں وُرود فرمایا۔ زینب نے پوچھا بھیا آپ نے اصحاب کا امتحان کر لیا ہے یا نہیں آپ نے اطمینان دلایا۔ پھر ہلال ابنِ نافع نے زینبؑ کو مطمئن کیا (دمعہ ساکبہ صـ۳۲۵ زینب سے گفتگو کے بعد آپ نے پھر ایک خطبہ فرمایا اور اعزا و اصحاب سے مثل سابق کہا کہ یہ لوگ میری جان چاہتے ہیں تو لوگ اپنی جانیں نہ دو۔ یہ سن کر اصحاب و اعزا نے بڑا دلیرانہ جواب دیا۔ ناسخ جلد ۶ صـ۲۲۷) اس کے بعد امام حسینؑ نے اپنے اصحاب کو جنت دکھلا دی۔ (وسائل مظفری صـ۳۹۴)

علامہ کنتوری لکھتے ہیں کہ پانی نہ ہونے کی وجہ سے خیمے میں شدید اضطراب پیدا ہو گیا اور جناب زینب کے گرد ۲۰ لڑکے اور لڑکیاں جمع ہو کر فریاد کرنے لگیں (مائتین جلد ا صـ۳۱۸) یہ حالت بریر ہمدانی کو معلوم ہو گئی۔ وہ چند ساتھیوں کو لے کر نہر پر پہنچے۔ زبردست جنگ ہوئی حضرت عباس مدد کو بھیجے گئے۔ چند جاں باز کام آ گئے۔ غالباً اسی موقع پر حضرت عباس کے ایک بھائی عباس الاصغر بھی شہید ہوئے ہیں (ناسخ جلد ۶ صـ۲۸۹) الغرض بریر بہزار دقت و دشواری ایک مشک خیمہ تک لے ہی آئے بچے بے تابی کی وجہ سے بس مشک پر جا گرے۔ دہانہ کھل گیا۔ پانی بہہ گیا۔ بچوں اور عورتوں کے ساتھ بریر نے بھی منہ پیٹ لیا، اور انتہائی حسرت و افسوس کے ساتھ کہا۔ ہائے آلِ محمدؐ کی پیاس بجھ نہ سکی۔ (مائتین ج ا صـ۳۱۶) علامہ کاشفی لکھتے ہیں کہ پانی کی جدوجہد کی ناکامی کے بعد امام حسین نے حکم دیا کہ سب اپنے اپنے خیموں میں جا کر عبادت میں مشغول ہو جائیں۔ (روضۃ الشہدا صـ۳۱۲)۔